

ارادہ کر لیا کہ آئندہ کسی کو قتل نہ کرے گا۔ ہٹے! اس جلد پختا نے والے کو کس موقع پر پختا نے کی سوچھی۔

شعر کے مطلب دو ہیں، اول محبوب کے جلد پختا نے پر اس لیے افسوس ہے کہ قتل کے بعد اس پختا نے سے مقتول کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا تھا، دوم یہ کہ مجھے تو قتل کر دیا اور میں نے ثابت قدمی سے وفا کا ثبوت بہم پہنچا دیا۔ اب رقیبوں کی باری آئی تو محبوب نے جو روحِ جفا سے توبہ کر لی۔ اس طرح ان کی آزمائش بھی نہ ہو سکی اور وہ محبوب کے لطف و کرم سے بے تکلف فائدہ بھی اٹھاتے رہے۔ بعض احباب نے اس شعر کے سلسلے میں خواجہ حافظ کا یہ شعر پیش کیا ہے!

آفریں بر دلِ نرم تو کہ از بہرِ ثواب  
کشتہ غمزہ خود را بہ نماز آمدہ

تیری نرم دلی پر آفرین ہے کہ جسے تیرے غمزے نے قتل کیا، اس کی نمازِ جنازہ ادا کرنے کے لیے چلا آیا ہے تاکہ ثواب حاصل کرے۔

ظاہر ہے کہ دونوں شعروں کا مضمون ایک نہیں، پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ حافظ نے اپنے مضمون کی بنیاد محبوب کے دلِ نرم اور شوقِ ثواب پر رکھی ہے اور غالب کے شعر میں زود و پشیمانی کو مرکزی حیثیت حاصل ہے "تیر نیکش کی طرح" زود و پشیمانی کا بھی کوئی جواب نہیں ہو سکتا۔

۹۔ شرح : اے غالب! اس چار گره کپڑے کی قسمت پر جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے جس کی تقدیر میں عاشق کا گریباں بننا ہو، کیونکہ وہ ہمیشہ چاک ہوتا رہے گا۔ اور اس کی دھجیاں اڑتی رہیں گی۔

"آبِ حیات" میں ہے کہ مرزا غالب کو ایک آفت ناگہانی کے سبب سے اسی طرح جیل میں رہنا پڑا۔ جس طرح حضرت یوسفؑ کو مصر کے قید خانے میں رہنا پڑا تھا۔ کپڑے میلے ہو گئے، جوئیں پڑ گئیں۔ ایک دن مٹھے جوئیں چن رہے تھے کہ ایک